سبق ۱۸ غم ہے یا خوشی ہے تُو (غزل)

www.ilmkidunya.com

شاعر کا تعارف: ناصؔر کاظمی (۱۹۲۵ء-۱۹۷۲ء)

سید ناصر رضا کاظمی المعروف بہ ناصؔر کاظمی کی جائے ولادت انبالہ (مشرقی پنجاب، انڈیا) ہے۔ اُن کے والد گرامی سید محمد سلطان کاظمی رائل انڈین آرمی میں صوبے دار میجر کے عہدے پر فائز تھے۔ والدہ کا تعلق علم و کتاب سے تھا اور وہ انبالہ کے مشن گرلز ہائی سکول میں ٹیچر تھیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ناصؔر کاظمی نے پرائمری تک کی تعلیم اپنے والدہ کے سکول سے اور میٹرک مسلم ہائی سکول انبالہ سے کیا اور مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے لاہور آ گئے اور اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں داخلہ لے لیا، جہاں سے ایف اے پاس کیا۔ اس کے بعد بی اے کرنے کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا مگر ناسازگار حالات کی وجہ سے بی اے کیے بغیر ہی تعلیم ترک کر دی۔

ناصؔر کاظمی قیامِ پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ہم راہ انبالہ سے ہجرت کر کے کرشن نگر لاہور میں آ گئے اور جب اُن کے والدین کا سایہ سر سے جلد ہی اُٹھ گیا تو اُنھوں نے ملازمت کرنے کی ٹھانی۔ ملازمت کے سلسلے میں پہلے تقریباً دو سال تک مجلّہ "اوراقِ نو" کے مدیر رہے، پھر پانچ سال تک ماہنامہ "ہمایوں" کی ادارت کے فرائض انجام دیے اور بعد ازاں ایک سال تک ماہنامہ "خیال" کے مدیر و ناشر رہے۔ ازاں بعد ۱۹۶۴ء میں بطور سٹاف آرٹسٹ ریڈیو پاکستان لاہور کے ساتھ منسلک ہو گئے اور یہ وابستگی تادم واپسیں رہی۔

ناصؔر کاظمی کی شاعری کا آغاز زمانہ طالب علمی سے ہی ہو گیا تھا۔ اُن کی پہلی غزل ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی اور پھر وہ متواتر کے ساتھ رسائل و جرائد میں چھپتے رہے۔

ناصؔر کاظمی کی شاعری میں میر کی سی اُداسی نظر آتی ہے۔ شہر، رات، سفر وغیرہ آپ کے خاص موضوعات ہیں۔ آپ نے روایت سے بغاوت کیے بغیر غزل میں نئی راہیں تلاش کیں۔ اُردو شاعری میں ناصؔر کاظمی کا کمال یہ ہے کہ جو کچھ وہ اپنے گرد و پیش میں دیکھتے ہیں، وہیں سے علامتیں اور استعارے اخذ کرتے ہیں اور یہ آپ کی انفرادیت ہے جسے اُنھوں نے بڑی سادگی اور دردمندی سے بیان کر دیا ہے۔ اُن کی شاعری کے مجموعوں میں: "برگِ نے، سُر کی چھایا، نشاطِ خواب، دیوان اور پہلی بارش" شامل ہیں جب کہ اُن کا تمام کلام "کلیاتِ ناصؔر کاظمی" کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غم	دُکھ	دیار	شہر، جہاں
آفت	مصیبت	اجنبی	ناواقف
چین	سکون	چراغ	روشنی
خزاں	پت جھڑ کا موسم	بہار	نئے پھول کھلنے کا موسم
وجہِ دوستی	دوستی کی وجہ	--	--

اشعار کی تشریح

شعر 1: غم ہے یا خوشی ہے تُو

میری زندگی ہے تُو

تشریح: ناصر کاظمی چھوٹی بحر میں شاعری کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں اداسی، تنہائی، ہجر اور محرومیوں کی داستانیں ملتی ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے میرے محبوب! مجھے نہیں معلوم کہ تم غم ہو یا خوشی ہو لیکن میری زندگی ہو۔ شاعر کہتا ہے کہ میری زندگی میں شامل ہر خوشی اور غم تمھاری ذات سے ہی جڑا ہوا ہے۔ اگر تم خوش ہو تو میں بھی خوش ہوتا ہوں۔ اگر تم دکھی ہو جاؤ تو میں بھی دکھی ہو جاتا ہوں۔ میری زندگی میں جتنی بھی رونقیں ہیں سب تمھاری وجہ سے ہیں اور اگر کوئی غم ہے تو وہ بھی تمھاری ہی بدولت ہے۔ شاعر محبوب کو زندگی قرار دیتا ہے۔

شعر 2: آفتوں کے دَور میں

چَین کی گھڑی ہے تُو

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ہر مشکل اور آفت یعنی مصیبت کے دور میں میں جب بھی تمھارے بارے میں سوچتا ہوں تو تم میرے لیے باعثِ سکون بن جاتے ہو۔ شاعر کہتا ہے کہ جب بھی مشکل یا پریشانی میں ہوتا ہوں تو اپنا حالِ دل اُس کے گوش گزار کرتا ہوں تو میری پریشانیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ میرے محبوب کا ساتھ میرے لیے سکون و مسرت کا باعث ہے۔ اس کی قربت میں دنیا کے سب حالات میرے لیے خوشی میں بدل جاتے ہیں۔ دُکھ سکھ میں بدل جاتے ہیں۔

شعر 3: میری رات کا چراغ

میری نیند بھی ہے تُو

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے دل کی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری سیاہ راتوں کا چراغ یعنی روشنی بھی تم ہی ہو۔ تمھیں یاد کرتے کرتے میں جب تمھارے تصور میں کھو جاتا ہوں تب مجھے نیند آتی ہے۔ اے محبوب! تم میری زندگی کے ہر پہلو میں موجود ہو۔ خوشی، غمی، اندھیرے سے لے کر اُجالے تک، نیند سے لے کر بیدار ہونے تک۔ بے چینی و بے قراری سے لے کر خوشی اور راحت تک بس تم ہی میری اُمیدوں کا محور و مرکز ہو۔

شعر 4: مَیں خزاں کی شام ہوں

رُت بہار کی ہے تُو

تشریح: شام کو ایک عجیب سی تنہائی اور یاسیت فضا میں بس جاتی ہے۔ خزاں کے موسم میں جنگلوں اور باغوں میں درختوں کے پتے شاخوں سے جھڑ جاتے ہیں۔ درخت خالی خالی سوکھی ٹہنیوں کی وجہ سے بے رنگ نظر آتے ہیں۔ شام کو خاموشی اور تنہائی اس منظر کو اور اداس کر دیتی ہے۔ کچھ ایسا ہی حال اس شعر میں ناصؔر ناظمی نے اپنا بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب! میری حالت بھی اس موسمِ خزاں کی اداس شام جیسی ہو جاتی ہے۔ جب کہ تمھیں دیکھ کر میرا دل کھل اُٹھتا ہے اور تم بالکل بہار کی رُت کی طرح ہو۔ جیسے بہار میں ہر طرف پھول کھلتے ہیں اس طرح تم کو دیکھ کر میرے اندر بھی زندگی کی بہار کا موسم پیدا ہو جاتا ہے۔

شعر 5: دوستوں کے درمیاں

وجہِ دوستی ہے تُو

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جب سے میری تم سے شناسائی ہوئی ہے تب سے میری ان لوگوں سے جو تمھارے حلقۂ احباب میں موجود

ہیں، ان سے بھی دوستی ہو گئی ہے۔ یوں بھی تمھارے حسن کے جلوؤں کی چکا چوند سے سب کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ تمھارے حسن اور سیرت کی وجہ سے مجھے ان سب لوگوں سے بھی ملنا پڑتا ہے جن سے میں پہلے واقف نہیں تھا۔ لیکن میرا مقصد تو صرف اور صرف تم سے دوستی کرنا ہے۔ تم تک پہنچنے کے لیے مجھے اوروں سے بھی اچھے تعلقات رکھنا پڑتے ہیں۔ جب کہ میں ایک تنہائی پسند اور کم گو شخص تھا لیکن اب میں صرف تمھارے کوچے میں تمھیں دیکھنے اور تم سے بات کرنے کے لیے آتا ہوں یوں ان لوگوں کے درمیان تم دوستی کی وجہ بھی ہو۔

شعر 6: میری ساری عمر میں
ایک ہی کمی ہے تُو

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ یوں تو مجھے زندگی کی ہر چیز ہی میسر ہے۔ میری زندگی میں شاید سوائے تمھارے اور کسی چیز کی کمی نہیں۔ دراصل یہ بھی انسانی فطرت ہے کہ کسی کو چاہنا اور پھر چاہے جانے کا خوب صورت احساس دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔ مجھے بھی اب یہی لگتا ہے کہ اگر تم بھی میری زندگی میں داخل ہو جاؤ تو ہر کمی پوری ہو جائے گی۔ اگر تمھاری توجہ اور التفات کی نظر حاصل ہو جائے تو میری بے رنگ زندگی میں بہاروں کے رنگ شامل ہو جائیں گے۔ اب تو صرف تمھاری ہی ایک کمی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس سب کچھ ہے۔

شعر 7: میں تو وہ نہیں رہا
ہاں مگر وہی ہے تُو

تشریح: اس شعر میں شاعر محبوب سے شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں تو اب وہ نہیں رہا۔ زندگی میں بہت سے غموں اور تکلیفوں نے مجھے تو گہنا دیا ہے مگر تم ابھی تک وہی ہو تر و تازہ اور خوش باش۔ میں بھی تو کبھی کام کا آدمی تھا مگر تمھارے عشق میں پڑ کر میں کہیں کا نہیں رہا۔ غم دوراں اور غم جاناں دونوں نے مل کر میری شخصیت اور جذبات کو سرد کر دیا ہے۔ میرا دل جیسے بجھ سا گیا ہے۔ اے میرے محبوب! مت بھولو کہ محبت میں جس شخص نے زیادہ وفا کی ہوتی ہے زیادہ قربانی دی ہوتی ہے اسی کو دکھ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مگر تم ویسے ہی ہو بے وفا اس لیے تمھیں کوئی پریشانی نہیں۔

شعر 8: ناصرؔ اس دیار میں
کتنا اجنبی ہے تُو

تشریح: اس آخری شعر میں ناصر کاظمی اپنے آپ سے خود ہی مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ ناصر اس شہر میں تُو کتنا اجنبی ہے۔ اپنے محبوب کی بے وفائی کے بعد تُو خود کو کتنا تنہا سا محسوس کرنے لگا ہے۔ جب سے میں اپنے محبوب سے جدا ہوا ہوں مجھے پورا شہر ہی بیگانہ لگنے لگا ہے۔ شہر تو اسی طرح رونقوں اور لوگوں سے بھرا ہوا ہے لیکن میں اپنے بھرے پُرے شہر میں بھی اپنے آپ کو اجنبی محسوس کرنے لگا ہوں۔ اب مجھے لگتا ہے سارا شہر بھائیں بھائیں کرتا ہے۔ محبت اور محبوب کتنی عجیب چیزیں ہیں۔ انسان کو خود سے ہی بیگانہ کر دیتی ہیں۔

مشق

ا۔ ناصرؔ کاظمی کی اس غزل کے متن کے پیشِ نظر مختصر جواب لکھیں۔

(الف) ”غم ہے یا خوشی“ شاعر نے ہر حال میں زندگی کو کیسے قرار دیا ہے؟

جواب: شاعر نے ہر حال میں اپنے محبوب ہی کو اپنی زندگی قرار دیا ہے۔ چاہے زندگی میں خوشی ہو یا غم وہ اپنے محبوب کو ہی اپنی ہر خوشی سمجھتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

(ب) شاعر نے آفتوں کے دَور میں چین کی گھڑی کسے کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کو ہی آفتوں اور مصیبتوں کے ہر دور میں چَین اور سکھ کی گھڑی قرار دیا ہے۔

(ج) شاعر نے اپنے آپ کو خزاں کی شام کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنی زندگی کی تنہائی کو خزاں کی شام سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی زندگی میں بھی صرف تنہائی اور اداسی ہے۔

(د) شاعر نے اپنے آپ کو دوستوں کے درمیان وجہِ دوستی کیوں قرار دیا ہے؟

جواب: شاعر چوں کہ اپنے محبوب کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے اس کی گلیوں کے پھیرے لگاتا تھا اس لیے وہاں اس نے لوگوں سے دوستی کی اس لیے وہ اپنے محبوب کو اس دوستی کی وجہ قرار دیتا ہے۔

(ہ) شاعر نے اس دیار میں اپنے آپ کو اجنبی کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر نے محبوب سے جدائی اور بے وفائی کی وجہ سے اپنے آپ کو اس شہر میں اجنبی قرار دیا ہے۔ اس کو لگتا ہے کہ اب اس شہر میں وہ تنہا ہو گیا ہے۔

۲۔ کالم (الف) کے مصرعِ اوّل کو کالم (ب) کے مصرعِ ثانی کے ساتھ اس طرح ملائیں کہ شعر مکمل ہو جائے۔

کالم (الف)	کالم (ب)
غم ہے یا خوشی ہے تُو	چین کی گھڑی ہے تُو
آفتوں کے دور میں	رُت بہار کی ہے تُو
میری رات کا چراغ	ہاں مگر وہی ہے تُو
مَیں خزاں کی شام ہوں	میری زندگی ہے تُو
مَیں تو وہ نہیں رہا	میری نیند بھی ہے تُو

جواب:

کالم (الف) اور کالم (ب)
غم ہے یا خوشی ہے تُو میری زندگی ہے تُو
آفتوں کے دور میں چین کی گھڑی ہے تُو
میری رات کا چراغ میری نیند بھی ہے تُو
مَیں خزاں کی شام ہوں رُت بہار کی ہے تُو
مَیں تو وہ نہیں رہا ہاں مگر وہی ہے تُو

۳۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کا مفہوم واضح ہو جائے۔

چین کی گھڑی، خزاں، رُت، وجہِ دوستی، دیار، اجنبی

جواب:

الفاظ	جملے
چین کی گھڑی	زندگی میں چین کی گھڑی قسمت والوں کو ہی ملتی ہے۔
خزاں	خزاں کے بعد بہار کا موسم آتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

رُت	تم کیا گئے کہ اس شہر کی رُت ہی بدل گئی۔
وجہِ دوستی	ایک چھپے شوق ان دونوں کی وجہِ دوستی تھی۔
دیار	دیارِ غیر میں اُس کا جی نہ لگا۔
اجنبی	اجنبی لوگوں سے میل جول اچھا نہیں ہوتا۔

۴۔ **شاعر نے اپنی غزل کے مطلع میں کون سی صنعت استعمال کی ہے، نشان دہی کریں۔**

جواب: شاعر نے اپنی غزل کے مطلع میں صنعت تضاد استعمال کی ہے: خوشی یا غم

۵۔ **درج ذیل شعر کی تشریح کریں۔**

میں خزاں کی شام ہوں
رُت بہار کی ہے تُو

جواب: **تشریح:** شام کو ایک عجیب سی تنہائی اور یاسیت فضا میں بس جاتی ہے۔ خزاں کے موسم میں جنگلوں اور باغوں میں درختوں کے پتے شاخوں سے جھڑ جاتے ہیں۔ درخت خالی خالی سوکھی ٹہنیوں کی وجہ سے بے رنگ نظر آتے ہیں۔ شام کو خاموشی اور تنہائی اس منظر کو اور اداس کر دیتی ہے۔ کچھ ایسا ہی حال اس شعر میں ناصر کاظمی نے اپنا بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب! میری حالت بھی اس موسمِ خزاں کی اداس شام جیسی ہو جاتی ہے۔ جب کہ تمھیں دیکھ کر میرا دل کھل اُٹھتا ہے اور تم بالکل بہار کی رُت کی طرح ہو۔ جیسے بہار میں ہر طرف پھول کھلتے ہیں اس طرح تم کو دیکھ کر میرے اندر بھی زندگی کی بہار کا موسم پیدا ہو جاتا ہے۔

سرگرمیاں:

- طلبہ ناصر کاظمی کی یہ غزل درست تلفظ کے ساتھ پڑھیں اور صنعتِ تضاد کے حامل اشعار الگ کر کے سنائیں۔
- تمام طلبہ ناصر کاظمی کی اس غزل کو نثر کی صورت بنا کر اپنی کاپیوں میں لکھیں اور اُستاد سے اصلاح لیں۔

اشاراتِ تدریس:

- ناصر کاظمی کا موازنہ چند ہم عصر شاعروں سے کیا جائے۔
- اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ غزل علائم و رموز (اشارے کنائے) کی زبان ہے اور اُن سے پوچھیں کہ اس غزل میں خزاں، بہار، دیار اور اجنبی کے الفاظ کس بات کی علامت ہیں۔
- اساتذہ ناصر کاظمی کے چند زبان زدِ خاص و عام شعر سنائیں۔
- اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ناصر کاظمی کو مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے کا بڑا غم تھا اور طلبہ کو اُن کی یہ غزل سنائیں جس کا پہلا شعر ہے:

  وہ ساحلوں پہ گانے والے کیا ہوئے
  وہ کشتیاں چلانے والے کیا ہوئے

- اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ شعروں میں زبان زدِ خاص و عام ہونے کی صلاحیت کیسے پیدا ہوتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(1) شاعر ناصر کاظمی کی جائے ولادت ہے:

(الف) چندی گڑھ ✓ (ب) گڑگاؤں (ج) دلی (د) انبالہ

(2) ناصر کاظمی کی شاعری میں اُداسی ہے:

(الف) غالب کی سی (ب) درد کی سی (ج) میر تقی میر کی سی ✓ (د) آتش کی سی

(3) غم ہے یا ______ ہے تُو:

(الف) زندگی (ب) بندگی (ج) خوشی ✓ (د) غمی

(4) میں خزاں کی ______ ہوں:

(الف) نام (ب) کام (ج) شام ✓ (د) دام

(5) شاعر نے آفتوں کے دور میں چین کی گھڑی کہا ہے اپنے:

(الف) دوست کو (ب) پڑوسی کو (ج) ہم جماعت کو (د) محبوب کو ✓

(6) اس غزل میں ردیف ہے:

(الف) تُو (ب) وہی ہے (ج) ہے تُو ✓ (د) وہی ہے تُو

(7) دیار کے معنی ہیں:

(الف) پردیس کے (ب) شہر کے ✓ (ج) گاؤں کے (د) محلے کے

(8) شاعر کی زندگی میں صرف کمی ہے تو اس کے:

(الف) دوست کی (ب) محبوب کی ✓ (ج) شاعرہ کی (د) خوشی کی

(9) شاعر کا محبوب ہے اس کی رات میں ایک:

(الف) ستارہ (ب) آسمان (ج) چراغ ✓ (د) چاند

(10) شاعر کے دوستوں کے درمیان ______ کی وجہ ہے تُو:

(الف) واقفیت (ب) لڑائی (ج) خوشی (د) دوستی ✓

(11) شاعر کہتا ہے میں تو وہ ______ رہا:

(الف) ہی (ب) نہیں ✓ (ج) کہیں (د) صحیح

(12) شاعر کتنا اجنبی ہے اس ______ میں:

(الف) مقام (ب) احساس (ج) دیار ✓ (د) وطن

جواب

(1)	(ج)	(2)	(ج)	(3)	(ج)	(4)	(ج)	(5)	(د)	(6)	(ج)
(7)	(ب)	(8)	(ب)	(9)	(ج)	(10)	(د)	(11)	(ب)	(12)	(ج)

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

(1) **ناصر کاظمی کی جائے پیدائش کہاں کی ہے؟**

جواب: ناصر کاظمی کی جائے پیدائش انبالہ شہر (مشرقی پنجاب انڈیا) کی ہے۔

(2) **ناصر کاظمی کی والدہ کیا کرتی تھیں؟**

جواب: ناصر کاظمی کی والدہ مشن گرلز ہائی سکول انبالہ میں سکول ٹیچر تھیں۔

(3) **ناصر کاظمی نے پرائمری اور بعد کی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟**

جواب: ناصر کاظمی نے پرائمری تک تعلیم اپنی والدہ کے سکول سے حاصل کی میٹرک مسلم ہائی سکول انبالہ سے کیا۔

(4) **ناصر کاظمی نے اپنی تعلیم بیچ ہی میں کیوں اُدھوری چھوڑ دی؟**

جواب: ناصر کاظمی نے ایف اے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ سے کیا اور بی۔اے کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا مگر ناسازگار حالات کی وجہ سے تعلیم ادھوری چھوڑ نا پڑی۔

(5) **ناصر کاظمی کے والد گرامی کس شعبے سے منسلک تھے؟**

جواب: اِن کے والدِ گرامی سید محمد سلطان کاظمی رائل انڈین آرمی میں صوبے دار میجر تھے۔

(6) **انبالہ سے لاہور آنے کے بعد وہ اپنے والدین کے ساتھ کہاں مقیم ہوئے؟**

جواب: انبالہ سے ہجرت کر کے لاہور آنے کے بعد وہ کرشن نگر میں مقیم ہوئے۔

(7) **ان کی شاعری میں کس طرح کی اُداسی نظر آتی ہے؟**

جواب: ناصر کاظمی کی شاعری میں میر کی سی اداسی نظر آتی ہے۔

(8) **کیا کیا چیزیں ناصر کاظمی کی شاعری کے خاص موضوعات ہیں؟**

جواب: شہر، رات اور مختلف سفر وغیرہ ان کی شاعری کے خاص موضوعات ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے اپنے گرد و پیش سے علامتیں اور استعارے اخذ کیے ہیں۔

(9) **شاعر نے کسے اپنی زندگی قرار دیا ہے؟**

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کو اپنی زندگی قرار دیا ہے۔

(10) **تمام عمر شاعر نے کسی کی کمی محسوس کی ہے؟**

جواب: تمام عمر شاعر نے اپنے محبوب کی کمی محسوس کی ہے۔

(11) **شاعر نے اس غزل میں بیک وقت کس کو بہار اور خزاں کہا ہے؟**

جواب: شاعر نے اس غزل میں بیک وقت اپنے آپ کو ہی بہار بھی کہا اور خزاں بھی کہا ہے۔

www.ilmkidunya.com

(12) شاعری میں سہل ممتنع کسے کہتے ہیں؟

جواب: شاعری میں سہل ممتنع کا مطلب ہے کہ آسان اور سادہ زبان میں کہے گئے اشعار جن کے معنوں میں گہرائی ہو۔

(13) شاعر نے بہار کی رُت کسے کہا ہے؟

جواب: شاعر نے بہار کی رُت اپنے محبوب کو کہا ہے۔

(14) شاعر نے اپنے دوستوں سے دوستی کی وجہ کسے کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کو ہی اپنے دوستوں سے دوستی کی وجہ کہا ہے۔

(15) شاعر کی پوری عمر میں کس چیز کی کمی ہے؟

جواب: شاعر کی پوری عمر میں بس صرف ایک اس کے محبوب ہی کی کمی ہے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com